صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 35

منگل یکم ستمبر 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل یکم ستمبر 2015ء، 16 ذیقعد 1436 ہجری یکم تبوک 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 199

قلب مومن

زندگی اس کی ہے دن اس کے ہیں راتیں اس کی
وہ جو محبوب کی صحبت میں رہا کرتا ہے
قلب مومن پہ ہے انوار سماوی کا نزول
روشن اس جگ کو یہ اللہ کا دیا کرتا ہے

(کلام محمود)

جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر خدا تعالیٰ کی شکرگزاری، کارکنان جلسہ کا شکریہ، میڈیا کوریج اور مہمانوں کے نیک تاثرات

جلسہ سالانہ کا خلاصہ یہی ہے کہ جماعت احمدیہ انسانیت کیلئے امن اور بھائی چارے کا عظیم نمونہ ہے۔ تاثرات

جلسہ سالانہ عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کے بہت سے فضلوں کو لانے والا بنا۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کو اپنے اندر پاک تبدیلی لانے والا بنائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 /اگست 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 /اگست 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ برطانیہ کے کامیاب انعقاد پر دنیا کے اکثر ممالک سے خطوط اور فیکسز آ رہی ہیں جن میں اظہار ہوتا ہے کہ ہم نے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست جلسہ دیکھا اور فائدہ اٹھایا۔ فرمایا کہ حقیقی فائدہ اور فیض تو تبھی پہنچتا ہے جب ہم اس بات کی بھی بھرپور کوشش کریں کہ جو کچھ ہم نے دیکھا اور سنا ہے اسے اپنی زندگی سنوارنے کا ذریعہ بنائیں اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہماری اصلاح کے لئے، ہماری علمی، عملی اور اعتقادی ترقی کے لئے ایک دنیاوی مادی ایجاد کو ہمارے لئے ذریعہ بنا دیا ہے۔ ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ، اخبار اور دوسرے اشاعت کے ذرائع جب ہمارے لئے کام کر رہے ہیں تو ایک مومن کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جلسہ پر کام کرنے والے والنٹیئرز کو توفیق دی کہ انہوں نے جلسے کے انتظامات کو بہترین شکل دینے کی کوشش کی۔ سب نے یکجان ہو کر کام کیا۔ یہ سب لوگ چاہے مرد ہیں یا عورتیں ہیں ہم سب ان کے شکرگزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ کارکنوں کی طرف سے میں ان سب مہمانوں کا شکریہ بھی ادا کر دیتا ہوں جنہوں نے تعاون کیا۔

حضور انور نے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے جلسہ کے بارے میں خوشکن اور نیک تاثرات بھی بیان فرمائے جو دوسرے ممالک سے آئے، ان میں سیاستدان وزراء اور بڑے عہدیدار بھی تھے۔ فرمایا کہ جب ان کی باتیں انسان سنتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی شکرگزاری میں مزید انسان جھک جاتا ہے۔ یوگنڈا سے ایک مہمان کہتے ہیں کہ میں مہمان نوازی، سکیورٹی، نظم وضبط کے انتظامات دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ کس طرح لوگ رضاکارانہ طور پر اتنی قربانی کر رہے ہیں۔ اگر جلسہ سالانہ کا خلاصہ بیان کروں تو سب سے بڑی اور اچھی بات یہی ہے کہ جماعت احمدیہ انسانیت کے لئے امن، محبت اور بھائی چارے کا ایک عظیم نمونہ ہے، نائیجیریا کے ایک دوست نے کہا کہ خدام بڑی عمدگی سے ڈیوٹی دے رہے تھے، اطاعت کے جذبے سے سرشار تھے۔ اطاعت امام کا جو نظارہ میں نے جماعت احمدیہ کے خلیفہ اور اس کی جماعت میں دیکھا ہے اور کہیں نہیں دیکھا۔ کونگو کنشاسا کے ایک مہمان نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے دین حق کا جو تعارف کروایا گیا تھا اس کا عملی نمونہ میں نے جلسے میں شامل ہو کر دیکھ لیا ہے۔ بینن کی نیشنل اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر کہتے ہیں کہ سب سے بڑی بات جو میرے مشاہدے میں آئی وہ یہ تھی کہ جماعت احمدیہ کے افراد اپنے خلیفہ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ یہ چیز کہیں اور دیکھنے کو نہیں ملے گی۔ میں نے جلسہ کے تمام انتظامات کا جائزہ لیا ہے، ہر چیز میں مجھے حسن انتظام ہی نظر آیا ہے۔ سربیا کے ایک مہمان نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے ماٹو "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" کی عملی حالت اس جلسہ میں شامل ہو کر، مختلف لوگوں سے مل کر اور جلسہ کا ماحول دیکھ کر میں نے مشاہدہ کی ہے۔ قزاقستان کی ایک خاتون مہمان نے کہا میں نے بہت سی جگہیں دیکھی ہیں لیکن انسانیت سے محبت اور انسانیت کی حقیقی معنوں میں مدد کرنا میں نے یہیں دیکھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال پریس میڈیا کے ذریعہ سے جلسہ کا وسیع پیمانے پر تعارف ہوا ہے۔ حضور انور نے اس کی تفصیلات بیان فرمائیں اور فرمایا کہ ایم ٹی اے، ٹی وی چینلز، ریڈیو، سوشل میڈیا اور اسی طرح پرنٹ میڈیا میں مختلف اخبارات اور انٹرویوز کے ذریعہ دنیا کے مختلف براعظموں میں ملینز افراد تک اس دفعہ جلسے کا پیغام پہنچا۔ حضور انور نے افریقن ممالک میں جلسہ کی نشریات اور لوگوں کے نیک تاثرات پیش فرمائے۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا تعارف اس جلسے کے ذریعہ بہت وسیع ہوا ہے۔

حضور انور نے بعض کمزوریوں اور کمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض شکایات جو سامنے آئیں ان میں مین مارکی میں بیٹھنے کیلئے کرسیوں کی کمی، ایک ٹی وی سکرین کے ناکافی ہونے، غسلخانوں اور واش رومز میں پانی اور ٹشو پیپر وغیرہ کی کمی، بازاروں میں پاکستانی مہمانوں کی خرید وفروخت کے وقت لائن میں لگنے کی بجائے دھکم پیل کرنے اور بے صبری کا مظاہرہ کرنا اور اسی طرح ٹرانسپورٹ کے شعبہ میں بعض مہمانوں کا کارکنوں کے ساتھ غلط رویے سے پیش آنا شامل ہے۔ حضور انور نے ان باتوں کے بارے میں ہدایات اور نصائح فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ بہرحال عمومی طور پر جلسہ سالانہ بہت سے فضلوں کو لانے والا بنا۔ اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو جس نے جلسہ میں شمولیت کر کے یا ٹی وی کے ذریعہ جلسہ دیکھا اور سنا اپنے اندر پاک تبدیلی لانے والا بنائے۔

حضور انور نے آخر پر مکرمہ فریدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا رفیق احمد صاحب، بہو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات پر مرحومہ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد مرحومہ کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

نماز باجماعت فریضہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

"جماعت احمدیہ کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ نماز باجماعت فریضہ ہے۔ (اپنی شرائط کے ساتھ پڑھنا) اور جو فرض ہو وہ خدا تعالیٰ کے غضب سے بچاتا ہے۔ فرض جو ہے اس کے ساتھ جب تک نفل نہ ملے وہ روحانی رفعتوں تک نہیں لے جاتا۔ اسی واسطے ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے جہاں فرمایا (تاکیداً) کہ نمازیں ادا کرو اس کے ساتھ ہی آگے لگا دیا۔ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (العنکبوت:۴۶) نماز کے اوقات جو تمہاری زندگی کے اوقات کا شاید چوبیسواں حصہ بھی نہیں۔ یعنی چوبیس گھنٹے میں ایک گھنٹہ نماز پر خرچ کرنے والے آدمی بھی ہیں لیکن وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ میں تو ہر بیدار لمحہ ذکر میں آپ خرچ کر سکتے ہیں۔"

(خطبات ناصر جلد 9 صفحہ 222)

ایک شارٹ کورس

نظارت تعلیم کے تحت Cultural Heritage Management پر ایک شارٹ کورس منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس کورس کے تحت Identification, interpretation, maintenance & Preservation of significant cultural sites and heritage assets کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں گی۔ یہ شارٹ کورس مورخہ 5 ستمبر 2015ء بروز ہفتہ شروع کروایا جا رہا ہے۔ اس کلاس میں شمولیت کے خواہشمند طلبہ وطالبات جلد از جلد اپنی رجسٹریشن درج ذیل ای میل ایڈریس پر یا بذریعہ فون کروالیں ۔ رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 4 ستمبر 2015ء بروز جمعۃ المبارک ہے۔ رجسٹریشن کروانے کے لئے کوائف نام، ایڈریس، فون نمبر اور ای میل درکار ہیں۔

Eamil:registration@njc.edu.pk

Tel:0476212473,Mob:03339791321

(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

رپورٹ: مکرم منصور احمد مبشر صاحب

جماعت احمدیہ فرانس کا 24واں جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ فرانس کا چوبیسواں جلسہ سالانہ اپنی دینی روایات کے ساتھ مورخہ 31 جولائی، تا 2/اگست 2015ء کو جماعت احمدیہ فرانس کی جلسہ گاہ جس کا نام حضور انور نے ''بیت العطاء'' رکھا ہے میں منعقد ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ فرانس کو یہ وسیع و عریض جگہ اپریل 2013ء میں انتہائی مناسب دام یعنی 6 لاکھ 20 ہزار یورو کی خرید نے کی توفیق دی۔ اس کا رقبہ 57 ہزار مربع میٹر سے زیادہ ہے۔

لیکن عمارت کے ہال اور واش رومز کی جگہ کے درمیانی حصہ کے اوپر پلاسٹک کی شیٹس کے ساتھ چھت بنائی گئی ہے جس سے یہ جگہ بھی ایک بڑے ہال کی صورت اختیار کر گئی ہے جو مختلف کاموں کیلئے کافی مفید ثابت ہو رہی ہے۔

تیسری عمارت پہلی عمارت کے بالکل سامنے ہے۔لیکن دونوں عمارتوں کے بیچ دو باغیچے ہیں اور ایک دفتر ہے۔

یوں کل تعمیر شدہ رقبہ 6 ہزار مربع میٹر ہے۔اس کے علاوہ گراسی پلاٹس ہیں جس پر سائے دار اور پھل دار درخت ہیں۔

ہماری یہ جلسہ گاہ Trie-Chateau کونسل میں واقع ہے۔اور Trie-Chateau ریلوے سٹیشن کے قریب ہے۔یہ کونسل انتظامی لحاظ سے Oise کے ڈیپارٹمنٹ میں ہے اور Picardie ریجن میں ہے۔

پہلا دن

4:20 پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔فرانس کا جھنڈا مکرم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس نے اور لوائے احمدیت مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی انچارج نے لہرایا۔

جلسہ کا افتتاحی اجلاس مکرم امیر صاحب فرانس اشفاق ربانی کی زیر صدارت ہوا۔اس سیشن کا آغاز سورۃ یونس کی آیات 17 تا 24 کی تلاوت سے ہوا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام ''محمود کی آمین'' میں سے چند اشعار بڑے ترنم سے پڑھے گئے۔مکرم امیر صاحب فرانس نے افتتاحی خطاب کیا۔

گزشتہ چند سالوں کی روایت کے مطابق جلسہ سالانہ کے مختلف اجلاسات میں ہمارے نو مبائعین دوست اپنی قبولیت احمدیت کے واقعات سناتے ہیں۔افتتاحی سیشن میں مکرم Enfane Ali صاحب اور مکرم Danielle صاحب نے اپنے قبولیت احمدیت کے واقعات سنائے۔اس کے بعد دعا ہوئی۔اسی روز شام 8 بجے احمدی احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب ہوئی۔

دوسرا دن

جلسہ کے دوسرے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔تلاوت کے بعد اس کا فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔اس کے بعد حضرت مصلح موعود کی نظم ''بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے'' خوش الحانی سے پڑھی گئی۔اس اجلاس کی پہلی تقریر بزبان فرنچ مکرم عرفان ٹھاکر صاحب مربی سلسلہ فرانس نے کی۔دوسری تقریر مکرم عطاء العلیم صاحب نے کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مقصود الرحمٰن صاحب نے کی۔اس اجلاس کے اختتام پر کومورین نژاد لیکن Mayotte سے آئے ہوئے مکرم Zaidou Ali صاحب نے اپنے قبولیت احمدیت کے واقعات بیان کئے۔

ہفتہ کے روز ہی 3 بجے نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس میں تمام تقاریر فرنچ زبان میں ہوتی ہیں۔اس اجلاس کا آغاز مکرم فیصل جمائی صاحب صدر جماعت سٹراسبرگ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔اس کے بعد حضرت مسیح موعود کا عربی قصیدہ ''بشری لکم یا معشر الاخوان...... '' پڑھا گیا۔اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم طاہر چیتی صاحب نے کی۔دوسری تقریر مکرم آصف عارف صاحب نے کی۔اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم سعید ھدوی صاحب نے کی۔

شام 5 بجے ایک دعوت الی اللہ نشست منعقد کی گئی۔جس میں غیر از جماعت مہمانوں نے مختلف سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات مکرم مربی انچارج صاحب فرانس کی طرف سے دیئے گئے۔

شام 9 بجے مکرم مربی انچارج صاحب فرانس کی زیر صدارت ''تربیتی سیمینار'' کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم عطاء العلیم صاحب صدر جماعت بیت السلام نےتقریر کی۔اس کے بعد اس سیمینار سے متعلق مردوں اور مستورات کی طرف سے سوالات کئے گئے جن کے جوابات مکرم مربی انچارج صاحب فرانس نے دیئے۔

تقریباً دس بجے نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی سے پروگرامز کا اختتام ہوا۔

اجلاس مستورات

مستورات کے اجلاس کے پروگرام کا آغاز صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ فرانس کی صدارت میں ہفتہ کے روز 11:15 تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا اردو اور فرنچ ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعد ازاں درثمین سے نظم پیش کی گئی جس کا فرنچ ترجمہ بھی سنایا گیا۔ اس سال مستورات کے اجلاس کی دونوں تقاریر اردو میں تھیں جن کا ساتھ ساتھ فرنچ ترجمہ ہوتا رہا۔

محترمہ صدر صاحبہ کی تقریر کے بعد نو مبائعات نے اپنی قبولیت احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے انہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔اجلاس کے اختتام پر محترمہ نیشنل صدر صاحبہ نے دعا کروائی۔ اس پروگرام کی کل حاضری 393 رہی۔

تیسرا دن

صبح 11 بجے جلسہ کا اختتامی سیشن بصدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ فرانس شروع ہوا۔سورۃ الحجرات کی آیات 12 تا 14 کی تلاوت مع اردو ترجمہ پیش کیا گیا۔اس کے بعد درثمین میں سے چند اشعار ترنم سے پڑھے گئے۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر بزبان فرنچ محترم ڈاکٹر کونے ادریسہ صاحب نے کی۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم ابدال ربانی صاحب صدر مجلس انصار اللہ فرانس نے کی۔اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مشنری انچارج فرانس نے کی۔اس کے بعد مکرم امیر صاحب فرانس نے اختتامی کلمات کہے اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد افریقن بھائیوں نے اپنی خاص لے میں ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھا اور مختلف نعرے بلند کئے۔ امسال جلسہ سالانہ کی حاضری 856 رہی۔

امسال پہلی بار جلسہ سالانہ کی کارروائی کی live web streaming بھی کی گئی اور twitter پر بھی معلومات upload ہوتی رہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ فرانس کو مزید ترقیات سے نوازے اور شاملین جلسہ کے حق میں حضرت مسیح موعود کی تمام دعائیں پوری ہوں۔آمین

حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب اور نماز

حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب کے متعلق حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''بسا اوقات میں بیماری کی وجہ سے باہر نماز کے لئے نہیں آسکتا تھا اور اندر بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتا تھا لیکن بیت الذکر سے مولوی صاحب کی قراءت کی آواز کانوں میں آتی تو میرا نفس مجھے ملامت کرتا کہ میں جو عمر میں ان سے بہت چھوٹا ہوں میں تو گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہوں اور یہ اسّی سال کا بڈھا بیت الذکر میں نماز پڑھا رہا ہے۔میرے زمانۂ خلافت میں میری جگہ اکثر مولوی صاحب ہی نماز پڑھاتے تھے۔صرف آخری سال سے میں نے ان کو نماز پڑھانے سے روک دیا تھا کیونکہ گرمی کی شدت کی وجہ سے وہ بعض دفعہ بیہوش ہو جاتے تھے اور مقتدیوں کی نماز خراب ہو جاتی تھی اس لئے میں نے ان کو جبراً ہٹا دیا ورنہ وہ کام سے ہٹنا نہیں چاہتے تھے۔''

(تاریخ احمدیت جلد 10 ص 693)

چراغ حسن حسرت اردو کے ممتاز ادیب اور انشا پرداز

چراغ حسن حسرت 1904ء میں ریاست پونچھ، بارہ مولا (کشمیر) میں پیدا ہوئے۔تعلیم لاہور میں پائی۔حصول تعلیم کے بعد شملے کے ایک سکول میں مدرس ہوگئے۔وہاں سے کلکتے چلے گئے اور مولانا ابوالکلام آزاد کے اخبار ''پیغام'' میں کام کرنے لگے۔اس کے علاوہ اخبار ''نئی دنیا'' کلکتہ میں ''کولمبس'' کے فرضی نام سے لکھنا شروع کیا۔ 1928ء میں لاہور آگئے۔ یہاں روزنامہ ''زمیندار'' کے ادارے سے منسلک ہوئے اور ''سند باد جہازی'' کے نام سے مزاحیہ کالم لکھنے لگے۔

بعدازاں حسرت نے ''انصاف، احسان، احرار، شہباز اور امروز'' کی ادارت کی۔امروز اور نوائے وقت میں ان کے کالم ''سند باد جہازی'' کے قلمی نام سے چھپتے رہے۔پھر خود اپنا ایک ہفت روزہ ''شیرازہ'' کے نام سے جاری کیا۔ انہوں نے سیاسی مسائل کے علاوہ معاشرتی ناہمواریوں کو بھی طنز کا نشانہ بنایا۔ بعدازاں حسرت آل انڈیا ریڈیو میں ملازم ہوگئے۔کچھ عرصہ پنجاب حکومت کے ہفت روزہ ''پنچایت'' کے ایڈیٹر بھی رہے۔1939ء میں فوجی اخبار کے ایڈیٹر مقرر ہوئے اور ترقی کر کے میجر کے عہدے پر پہنچ گئے۔وہ فوجی ملازمت کے سلسلے میں برما اور ملایا بھی گئے۔فوج سے سبکدوش ہونے کے بعد روزنامہ ''امروز'' کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔

10 جولائی 1951ء کو اخبار سے مستعفی ہو کر کراچی چلے گئے۔ وہاں پاکستان ریڈیو میں قومی پروگرام مرتب کرنے لگے۔پیروڈی لکھنے میں کمال حاصل تھا۔طنز میں بلا کی کاٹ اور توانائی تھی شعر بھی کہتے تھے۔ چند غزلیں مشہور ہیں۔اردو زبان کی صرف ونحو اور تحریر وتقریر میں صحت زبان کا خاص خیال رکھتے تھے۔اسی لئے ''مولانا'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔وفات سے چند ماہ بیشتر علالت کے باعث لاہور واپس آگئے اور یہیں 26 جون 1955ء کو وفات پائی۔

حسرت کی تصنیفات میں ''مردم دیدہ، دو ڈاکٹر، کیلے کا چھلکا، پربت کی بیٹی اور پنجاب کا جغرافیہ'' شامل ہیں۔

☆.................☆.................☆

خطبہ جمعہ

رمضان کا مہینہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق گنتی کے چند دن گزر گئے۔ہم میں سے بہت سوں نے ان دنوں کے فیض سے فیض اٹھایا ہوگا۔بعض کو ان دنوں میں نئے تجربات ہوئے ہوں گے۔اب یہ دعا اور کوشش ہونی چاہئے کہ یہ فیض، یہ برکات، یہ نئے روحانی تجربات ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے والے ہمارے قدم اب یہاں رُک نہ جائیں بلکہ ہمیشہ بڑھتے رہنے والے قدم ہوں اور ہر قدم بیشمار برکات کو سمیٹنے والا قدم ہو

اللہ تعالیٰ نے صرف رمضان کے جمعوں یا رمضان کے آخری جمعہ میں شامل ہونے کا ارشاد اور حکم نہیں فرمایا بلکہ بلاتخصیص نماز جمعہ کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے

قرآن مجید واحادیث نبویہ کے حوالہ سے جمعۃ المبارک کی اہمیت وبرکات کا تذکرہ اوران سے استفادہ کی تاکید

جمعہ کی برکات سے فیض پانے کے لئے یا فیض اٹھانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سات دن کے بعد آنے والے جمعہ کو اہم اور بخشش کا ذریعہ قرار دیا۔پس ہر آنے والا جمعہ ہمارے لئے یہ گواہی دینے والا ہونا چاہئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے یہ دن گزارے اور کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہو یا جان بوجھ کر ایسا عمل نہیں کیا جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنائے تو پھر اللہ تعالیٰ چھوٹی موٹی غلطیوں، کوتاہیوں اور کمیوں کو معاف فرما دیتا ہے

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی کام میں برکت پڑتی ہے۔اگر اس کی خاطر جمعہ کے تھوڑے سے وقت کے لئے قربانی کرو گے تو کاروباروں میں برکت پڑے گی اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنو گے

رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھانا بھی یہی ہے کہ جن نیکیوں کی ہمیں رمضان میں توفیق ملی ہے ان میں سے اگر اضافہ کرتے ہوئے نہیں تو کم از کم ان پر قائم رہتے ہوئے ہم اگلے رمضان کا استقبال کریں

یہ رمضان بھی اور جمعہ بھی اور ہماری عبادتیں بھی ہمیں اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئیں کہ ہم نے جہاں تقویٰ کے پہلے مرحلے میں بدیوں کو مکمل طور پر چھوڑنا ہے یا چھوڑا ہے وہاں تقویٰ کے اگلے مرحلے پر چلتے ہوئے تمام نیکیوں کو پورے اخلاص سے ادا کرنا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 جولائی 2015ء بمطابق 17 وفا 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الجمعہ کی آیات 10-11 تلاوت کیں اور فرمایا:

رمضان کا مہینہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔آج شاید بعض جگہ آخری روزہ ہو بعض جگہ کل آخری روزہ ہے۔اور یوں اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق گنتی کے چند دن گزر گئے۔ہم میں سے بہت سوں نے ان دنوں کے فیض سے فیض اٹھایا ہوگا۔بعض کو ان دنوں میں نئے تجربات ہوئے ہوں گے۔اب یہ دعا اور کوشش ہونی چاہئے کہ یہ فیض، یہ برکات، یہ نئے روحانی تجربات ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے والے ہمارے قدم اب یہاں رک نہ جائیں بلکہ ہمیشہ بڑھتے رہنے والے قدم ہوں اور ہر قدم بیشمار برکات کو سمیٹنے والا قدم ہو۔

آج رمضان کا آخری جمعہ بھی ہے۔ہم میں سے اکثریت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے اہتمام کے ساتھ جمعہ پڑھنے والی ہے لیکن بہت سے ایسے بھی ہوں گے جو آج رمضان کے اس آخری جمعہ کو بڑی اہمیت دیتے ہیں اور اہمیت دے رہے ہوں گے۔دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جماعتیں بڑی پھیل چکی ہیں۔مختلف طبقات سے لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ان پہ پرانی تربیت کا اثر بھی ہے اور بعض ایسے بھی ہوں گے جو عموماً سارا سال جمعہ کو اتنی اہمیت نہیں دیتے لیکن رمضان کے آخری جمعہ کو بڑی اہمیت دیتے ہیں اور (-) میں رائج عام تصور کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ اس جمعہ میں شامل ہونا جو جمعۃ الوداع کے نام سے عام (-) میں مشہور ہے انہیں گزشتہ سال کی تمام برائیوں اور کمزوریوں سے نجات دلانے والا ہوگا اور تمام سال کی عبادتوں کا حق اب شاید اس جمعہ میں شامل ہونے سے ادا ہو جائے گا۔پس ایسے لوگ چاہے چند ہی ہوں مَیں انہیں یہ یاد کروانا چاہتا ہوں اور انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس جمعہ میں شامل ہونے سے ہماری زندگی کے مقصد کا حق ادا نہیں ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ کے کلام سے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے یہ بات ثابت ہے کہ صرف رمضان کا آخری جمعہ پڑھ لینا نجات کا ذریعہ نہیں بن جاتا۔اس لئے اگر انسان نجات حاصل کرنا چاہتا ہے تو صرف اسی میں شامل ہو جائے تو انسان کی دنیا و عاقبت سنور جاتی ہے، یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا۔

پس ہمارے نوجوانوں کو بھی اور ہم میں سے جمعہ کی ادائیگی کے بارے میں سستی کرنے والوں کو بھی یہ یاد رکھنا چاہئے کہ غیر (از جماعت) میں اگر جمعۃ الوداع کا کوئی تصور ہو تو ہو، جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق جمعۃ الوداع کا نہ کوئی تصور ہے، نہ

کوئی ہونا چاہئے۔ ہاں اگر آج جمعہ میں اہتمام سے شامل ہونے والے کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے یا یہ خیال آ جاتا ہے کہ آج سے میں عہد کرتا ہوں کہ اپنی کمزوری کو دور کروں گا جو جمعوں میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے مجھ سے ہوتی رہی اور آئندہ ہمیشہ جمعوں پر خاص اہتمام سے شامل ہوں گا تو پھر یقیناً اس جمعہ کی اہمیت ہے بلکہ اس دن کی اہمیت ہے اور صرف جمعہ ہی اس کے لئے بابرکت نہیں بلکہ اس پاک تبدیلی کی وجہ سے ایسے شخص کے لئے یہ لمحہ جس میں اس کے اندر پاک تبدیلی پیدا ہوئی اور اس کا خیال آیا اور اس خیال نے ایک پکّا ارادہ دل میں پیدا کر دیا کہ میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اب اہمیت دوں گا، ان پر قائم رہوں گا تو پھر اس کے لئے یہ دن اور یہ لمحہ لیلۃ القدر بن جائے گا۔ ایک اندھیری رات کے بعد اس میں روحانی روشنی کے سامان پیدا ہو جائیں گے۔ اور جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں بھی کہا تھا حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ انسان کے لئے ایک لیلۃ القدر اس کا وقت اصفیٰ بھی ہے۔

یعنی جب وہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے، اس کے احکامات پر عمل کا عہد کرتا ہے اور اس پر قائم ہو جاتا ہے۔

جمعوں کی اہمیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا ارشاد فرمایا ہے۔ یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پھر اگلی آیت میں فرمایا کہ پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

پس واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ پر آنے اور تمام دنیاوی معاملات کو پس پشت ڈال کر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں پیدا کرتے ہوئے اس میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں رمضان کے جمعوں یا رمضان کے آخری جمعہ میں شامل ہونے کا ارشاد اور حکم نہیں فرمایا بلکہ بلاتخصیص نماز جمعہ کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ فرمایا کہ ہر جمعہ بہت اہم ہے۔ اس لئے اگر تم مومن ہو، اگر تم ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہو تو پھر جمعہ کا خاص دن جو تمہارے لئے عام دنوں سے بڑھ کر ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ خاص طور پر اس میں اپنے کاروبار اپنی تجارتیں اپنی مصروفیات چھوڑ کر شامل ہوں۔ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا کہہ کر اس بات پر زور دیا کہ ایمان کے لئے ضروری شرط جمعہ کی ادائیگی ہے اور اس کے لئے ہر جمعہ میں شامل ہونا ضروری شرط ہے۔ پس بغیر عذر کے نہ شامل ہونے والے کو اپنے ایمان کی حالت کی بھی فکر کرنی چاہئے۔ ان لوگوں کو بھی سوچنا چاہئے جو جمعہ پر دیر سے آتے ہیں۔ اپنے کاموں کو اگر سمیٹنا ہے تو وقت سے پہلے سمیٹیں۔ یہاں جو جمعہ پر آنے والے ہیں ہر ایک کو علم ہے کہ ایک بجے جمعہ کا وقت ہے یا مختلف ممالک میں مختلف جگہوں پر جو جو بھی اس کے اوقات ہیں وہ مقرر کئے ہوتے ہیں۔ یہاں خاص طور پر یورپ میں سفر کا جو مارجن (margin) ہے وہ بھی رکھیں اور اس مارجن (margin) کو رکھ کر پھر تیاری کرنی چاہئے۔ ان ملکوں میں تو ٹریفک اور پارکنگ وغیرہ کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ اس سے بعض مسائل پیدا ہوتے ہیں اور خاص طور پر جب رش ہو۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تمہیں جمعہ کے لئے بلایا جائے تو ان تمام چیزوں کو ملحوظ رکھنا چاہئے اور جمعہ کے دن اور وقت کا اندازہ کر کے نکلنا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ پر پہلے آنے والے کو بڑے ثواب کا مستحق ٹھہرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ مسجد میں پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور اسی طرح مسجد میں آنے والوں کی فہرست تیار کرتے جاتے ہیں یہاں تک کہ امام اپنا خطبہ ختم کر لیتا ہے تو وہ فرشتے اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب الجمعة باب الاستماع الی الخطبة 929)

پس ہر آنے والے کو (بیت) میں آنے اور جمعہ والے دن ذکر الٰہی کرنے کا خاص ثواب ہے۔ امام کے انتظار میں اور خطبہ کے دوران بھی وہ اس ثواب سے حصہ لے رہے ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کو اہمیت نہ دینے والوں کو بڑی تنبیہ فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر تین جمعے چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔

(سنن الترمذی ابواب الجمعة باب ما جاء فی ترك الجمعة من غیر عذر 500)

پس اس اہمیت کو ہم سب کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ نے نہ ہی قرآن کریم میں اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ رمضان کا آخری جمعہ بہت اہمیت کا حامل ہے بلکہ تمام جمعوں کو ہی اہم بتایا ہے۔ بلکہ ایک حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ...... جمعہ کے دن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عید بنایا ہے۔ پس اس روز خاص اہتمام سے نہا دھو کر تیار ہوا کرو۔ (المعجم الصغیر للطبرانی باب الحاء من اسمه الحسن صفحه 129)

پس یہ ہر جمعہ کی اہمیت ہے جو ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہر جمعہ کو ہی اہتمام کریں اور تمام مصروفیات کو ہم ترک کریں۔ تمام کاموں اور کاروباروں سے وقفہ لیں اور (بیت) میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے آئیں جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کھول کر اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ پس یہ بات ثابت کرتی ہے کہ مومن کے ایمان کے معیار کو اونچا کرنے کے لئے ہر مومن پر جمعہ کی ادائیگی فرض ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اس کا منفی پہلو اور انذار بھی بیان فرما دیا کہ جان بوجھ کر جمعہ چھوڑنے والے کا دل نیکیوں کے بجالانے کے لئے بالکل بند ہو جاتا ہے۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ سستیاں کرنے والوں کو اپنے جائزے لینے چاہئیں اور بغیر عذر کے بلاوجہ کی سستیاں ترک کرنی چاہئیں۔ (دین) صرف سختیاں ہی نہیں کرتا۔ (دین) ایک سمویا ہوا مذہب ہے اس میں صرف انذار ہی نہیں اور سختیاں ہی نہیں ہیں۔ یہی نہیں کہہ دیا کہ جمعہ پر نہیں آؤ گے تو ڈرا دیا بلکہ جیسا کہ میں نے کہا اگر جائز عذر ہے تو ٹھیک ہے۔ اگر جائز عذر کے بغیر کوئی نہیں آتا تو وہ پکڑ میں آتا ہے۔

بغیر جائز عذر کے جمعہ چھوڑنا منع ہے۔ ان جائز عذروں کی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت فرما دی۔ کون کون لوگ ہیں جن کے عذر ہو سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہر...... پر جماعت کے ساتھ جمعہ ادا کرنا فرض ہے سوائے چار استثناء کے اور وہ چار لوگ جن کو مستثنیٰ کیا گیا ہے وہ ہیں غلام، عورت، بچہ اور مریض۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰة باب الجمعة للمملوك والمرأة 1067)

پس یہ (دین) کی خوبصورت تعلیم ہے کہ مجبوروں اور جائز عذر رکھنے والوں کو چھوٹ دی۔ یہ نہیں کہ ہر عورت، بچہ اور مریض اور وہ غلام جو اپنے مالک کی سختیوں کی وجہ سے مجبور ہیں اگر جمعہ پر نہیں آتے تو ان کا دل سیاہ ہو جائے گا۔ یہ لوگ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ان کے لئے نہیں کہا گیا کہ ان کے دلوں پر مہر لگ جائے گی۔ عورتیں اگر آ جائیں تو ٹھیک ہے۔ نماز باجماعت، جمعہ کے علاوہ جو پانچ نمازیں ہیں وہ (بیت) میں آنا اور باجماعت ادا کرنا صرف مَردوں پر فرض ہے۔ ضروری نہیں کہ عورتیں ضرور (بیت) میں آئیں لیکن جمعہ پر اگر عورتیں آ جاتی ہیں تو یہ مستحسن ہے۔ اگر نہیں آتیں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن بعض عورتیں جو آتی ہیں ان کے چھوٹے بچے بھی ہوتے ہیں تو وہ جب آتی ہیں تو بعض دفعہ ڈسٹرب بھی کر رہی ہوتی ہیں۔ پھر بعض عورتوں کی دوسری گھریلو مصروفیات بھی ہوتی ہیں اس لئے انہیں گھروں میں رہنے کی اجازت ہے۔ بلکہ چھوٹے بچوں والی عورتوں کو جیسا کہ میں نے کہا کہ ڈسٹرب کرتی ہیں۔ چاہے وہ آ بھی سکتی ہوں ان کے لئے آسانی بھی ہو تو انہیں آنا بھی نہیں چاہئے، کیونکہ پھر اس سے بعض دفعہ بچوں کی وجہ سے باقی نمازیوں کی نماز اور خطبے میں خلل پڑتا ہے۔ صرف عید کی نماز پر آنا ہر عورت پر فرض ہے۔ اگر نماز نہ بھی پڑھنی ہو تو خطبہ سن لے۔

اسی طرح غلام ہیں وہ اپنے مالک کے ہاتھوں مجبور ہوتے ہیں لیکن آجکل تو کوئی غلام نہیں ہے۔ پرانے زمانے میں غلاموں کا جو تصور تھا اِس زمانے میں تو نہیں پایا جاتا۔ ملازم پیشہ لوگ تو لوگ ہیں

لیکن وہ غلاموں کے زُمرہ میں نہیں آتے۔ اس لئے ان کو بھی اپنے آپ کو اس چھوٹ کی وجہ سے غلاموں کے زُمرہ میں شامل نہیں کرنا چاہئے سوائے اس کے کہ کوئی انتہائی مجبوری ہو اور مالک بڑا سخت ہو اور وہ رخصت نہ دے اور کوئی ذریعہ آمدنہ ہو اور پھر فاقے اور بھوک اور افلاس کی نوبت کے آنے کا خطرہ ہو تو اس صورت میں استثناء ہوسکتا ہے۔ یہ اضطراری حالت ہے اور اضطراری حالت میں تو حرام کھانے کی بعض دفعہ اجازت ہوجاتی ہے۔ لیکن یہ اضطراری حالت بھی اگر مالکان کو احساس دلایا جائے تو عموماً نہیں ہوتی۔ چاہے وہ عیسائی بھی ہوں تو کچھ نہ کچھ وقت کی یا ایک جمعہ چھوڑ کر ایک جمعہ کی اجازت دے دیتے ہیں بلکہ ایسے بھی بہت سے احمدی ہیں جنہوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے جمعہ کی چھٹی نہ ہونے کی وجہ سے اپنی نوکری چھوڑی تو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے بہتر انتظام کردیا۔

پس یہ بات اگر ہم پیش نظر رکھیں کہ ہم نے جمعہ کو اہمیت دینی ہے اور پھر دعا بھی کریں کہ اگر بعض سخت حالات ہیں اور جمعہ ضائع ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا فرمائے تو اللہ تعالیٰ دردِل سے کی گئی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے انتظام بھی فرمادیتا ہے اور آسانیاں بھی پیدا فرمادیتا ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا عورتوں کا پہلے ذکر ہوچکا ہے۔ اسی طرح چھوٹے بچوں کو بھی جمعہ پر نہیں لانا چاہئے کیونکہ اس سے دوسرے نمازیوں کی نماز ڈسٹرب ہوتی ہے۔ بعض مرد لے آتے ہیں انہیں بھی احتیاط کرنی چاہئے کہ نہ لائیں یا پھر اگر لے آئے ہیں تو پھر ان کو بچوں کے حصے میں بٹھائیں یا خود بچوں کے حصے میں بیٹھیں۔ بہرحال یہ چار استثناء ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں۔ ان کے علاوہ ہر ایک پر جمعہ کی نماز پڑھنا فرض ہے اور جمعہ والے دن خاص اہتمام کرنا فرض ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری کامل اور مکمل شریعت لے کر آئے تھے وہ تعلیم لے کر آئے تھے جو بندے کو خدا تعالیٰ سے ملاتی ہے۔ آپ اپنے ماننے والوں کے بہت بلند روحانی معیار دیکھنا چاہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف طریقوں سے ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ انسان کو کس طرح اپنے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کس طرح خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہئے۔ کس طرح اپنی نیکیوں کو مستقل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کس طرح اپنے مقصد پیدائش کا حق ادا کرنا چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں، جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں جب تک کہ انسان بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔

(صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات ......551)

پس یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمارے لئے رہنمائی جو نہ صرف گناہوں سے بچاتی ہے بلکہ ان کی بخشش اور سامان بنتی ہے بلکہ روحانیت میں بھی بڑھاتی ہے۔ جو شخص حقیقی رنگ میں ایک نماز کے بعد اگلی نماز کی فکر کرے گا تو کوئی گناہگار ظالم، دوسروں کے حقوق غصب کرنے والا تو یہ فکر نہیں کرے گا کہ میں نے اگلی نماز پر جانا ہے اور اگلی نماز کی تیاری کرنی ہے کہ نماز پڑھ کے آئے اور پھر گناہوں میں مبتلا ہوگئے یا لوگوں کے حقوق غصب کرنے لگ گئے یا دوسروں پر ظلم کرنے لگ گئے اور اگر کوئی ایسا ہے جو اس طرح کرتا ہے تو اس کی نماز، نماز نہیں اور پھر وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو رہا ہے۔ غاصب اگر کوئی ہے تو پھر اس کی نماز خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہے اپنے گناہوں کو سامنے رکھتے ہوئے نہیں ہے۔ کوئی ایسے نمازی ہیں تو وہ ان نمازیوں میں شامل ہوجاتے ہیں جن کی نمازیں ان کے لئے ہلاکت کا موجب بن جاتی ہیں اور قرآن شریف کے مطابق ان کے منہ پر ماری جاتی ہیں اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں فرما کر اس طرف بھی توجہ دلا دی کہ یہ پانچ نمازیں تم پر فرض ہیں اور ان کو ان تمام لوازمات کے ساتھ ادا کرنا تم پر فرض ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں۔ اسی طرح جمعہ کی طرف توجہ دلائی کہ جمعہ میں شامل ہوکر جن برکات سے اور امام کے خطبہ سے تمہارے اندر جو نیکی کا احساس پیدا ہوا ہے اس کو اگلے جمعہ تک قائم رکھنا ہے۔ جو باتیں اس میں ہوئیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اور اگر یہ ہوگا تو پھر ایک جمعہ سے اگلا جمعہ تمہیں برائیوں سے نجات دے گا۔ تمہارے گناہوں کی بخشش کے سامان کرے گا۔ یہاں بھی ایک جمعہ سے اگلا جمعہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر جمعہ کی فرضیت اور اہمیت واضح فرمادی۔ پھر اسی طرح رمضان کی اہمیت بیان فرمائی۔ تو نیکی پر قائم رہنا اور ایک تسلسل سے قائم رہنا ہی انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے۔

پس نمازوں کے حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ جمعوں کی ادائیگی باقاعدگی سے کرنا بھی ضروری ہے۔ اور رمضان سے بھی ان شرائط کے ساتھ فیض پانا گناہوں کا کفارہ بنتا ہے اور نیکیوں میں بڑھاتا ہے جو شرائط اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کے لئے رکھی ہیں۔ اگر حقیقی تقویٰ پر چلنا ہے تو ان چیزوں کی بہرحال پابندی کرنی ہوگی۔ خدا تعالیٰ کا قرب اگر حاصل کرنا ہے تو ان کا پابند ہونا ہوگا۔ گناہوں کی بخشش کے سامان کرنے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو رستہ بتایا اس کے مطابق عمل کرنا ہوگا۔ ان چیزوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک روزانہ کا لائحہ عمل بھی دے دیا۔ ایک ہفتہ وار لائحہ عمل بھی دے دیا اور ایک سالانہ لائحہ عمل بھی بتا دیا جو انسان کی روحانی اصلاح کے لئے ضروری ہے۔ اور جو ان درجوں سے گزرتے ہوئے آگے بڑھے گا وہ خدا تعالیٰ کی مغفرت اور بخشش کا حامل ہوگا۔ پس ان باتوں سے مزید روشن ہوکر واضح ہوگیا کہ جمعہ کی کیا اہمیت ہے۔

سال کے بعد روحانی بہتری کے پروگرام میں خدا تعالیٰ نے رمضان کا مہینہ رکھا ہے، جمعۃ الوداع نہیں رکھا کہ سال کے بعد رمضان کا ایک جمعہ پڑھ لو بلکہ رمضان کا پورا مہینہ رکھا ہے۔

جمعہ کی برکات سے فیض پانے کے لئے یا فیض اٹھانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سات دن کے بعد آنے والے جمعہ کو ہی اہم اور بخشش کا ذریعہ قرار دیا۔ پس ہر آنے والا جمعہ ہمارے لئے یہ گواہی دینے والا ہونا چاہئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے یہ دن گزارے اور کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہو یا جان بوجھ کر ایسا عمل نہیں کیا جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنائے تو پھر اللہ تعالیٰ چھوٹی موٹی غلطیوں اور کوتاہیوں کو، کمیوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ ہر جمعہ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ گواہی دیتا ہے کہ اس بندے نے عموماً ڈرتے ڈرتے یہ دن گزارنے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح روزانہ کی نمازیں ہیں جو اگر خدا تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھتے ہوئے ادا کی جائیں گی تو ہمارے حق میں گواہی دیں گی اور یہی حال رمضان کے روزوں کا ہے۔ کفارہ کا مطلب یہی ہے کہ ان عبادتوں کی گواہیاں ہمارے حق میں ہوکر ہمارے لئے بخشش کے سامان بن جائیں گی۔

پھر جمعہ کی اہمیت اور اس کی خوبصورتی کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ یوں فرمایا کہ دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب تفریع ابواب الجمعۃ 1047)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ کا حکم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بھی حکم ہے۔ تو یہ درود آپ کے سامنے پیش کیا جانا بھی ہمیشہ کے لئے ہے۔ یہ نہیں کہ جب آپؐ نے فرمایا تو آپؐ کی زندگی کے لئے تھا۔

پس یہ جمعہ کی ایک اور جاری برکت ہے۔ کہیں نہیں آیا کہ جمعۃ الوداع کو درود پیش کیا جائے گا بلکہ ہر جمعہ کو یہ پیش کیا جاتا ہے۔ ہم میں سے خوش قسمت ہیں وہ جو اس فیض سے فیض اٹھاتے ہیں اور ان درود بھیجنے والوں میں شامل ہوکر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ......

پس یہ جمعوں کی برکات ہیں جن کے حصول کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ بھی بڑا نوازنے والا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ جب تم جمعہ کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے اس کا حق ادا کرلو، اپنے کاروباروں اور اپنی مصروفیات کو جمعہ کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے پس پشت ڈال دو تو تم روحانی طور پر تو ترقیات حاصل کرنے والے بنو گے لیکن مادی فضلوں سے بھی محروم نہیں رہو گے۔ جمعے کی نماز کے بعد اپنے کاروباروں کی طرف جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو

تلاش کرو۔ جو دوسری آیت ہے اس میں یہی فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں میں برکت ڈالے گا۔

پس یہ بھی ضمانت ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی کام میں برکت پڑتی ہے۔ اگر اس کی خاطر جمعہ کے تھوڑے سے وقت کے لئے قربانی کرو گے تو کاروباروں میں برکت پڑے گی اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنو گے اور جب خدا تعالیٰ کی خاطر کچھ دیر کے لئے اپنے کام کا حرج کرو گے تو اللہ تعالیٰ سب کاموں کو سنوارنے والا اور سب طاقتوں کا مالک ہے۔ وہ تمہارے جو دنیاوی اور مادی نقصانات ہیں ان کو بھی پورا کرنے والا ہے اور ان کاروباروں میں برکت ڈال کر اپنے فضلوں سے نوازنے والا ہے۔ گویا یہ بھی فرما دیا کہ ایک مومن کا دنیا کمانا بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کمانے سے منع نہیں کرتا لیکن جو معین جگہ ہے، اور کسی کام کے کرنے کا جو معین وقت ہے اس پر اس کو کرنے اور انجام دینے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

پس ان فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے تم نے جو محنت اور کوشش کرنی ہے جمعہ کی نماز کے بعد کرو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں سے حصہ لو۔ لیکن یاد رہے کہ دنیاداری کے ان کاموں کے باوجود خدا تعالیٰ کو نہ بھولنا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرما دیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر رکھو۔ دنیاوی کاروبار بھی اللہ تعالیٰ کی منشاء اور احکامات کے مطابق ہوں۔ کوئی دھوکہ، فریب، جھوٹ، سستی، کاہلی نہ ہو۔ اگر یہ چیزیں کاروباروں اور کاموں میں تمہارے ساتھ ہیں تو تب بھی گناہگار ہو رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی یاد کو بھلا رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر تمہیں ان چیزوں سے بچانے والا ہونا چاہئے۔

جیسا کہ گزشتہ خطبہ میں بھی ذکر ہوا تھا کہ ہر کام کرتے وقت یہ خیال رہے کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور جب یہ خیال رہے گا تو خدا تعالیٰ کے ذکر کا بھی حق ادا ہوگا اور جو اپنی ذمہ داریاں ہیں ان کا بھی حق انسان صحیح طرح ادا کر سکے گا۔ پس آج کا یہ دن اگر اہم بنانا ہے تو اس لحاظ سے اہم بنانے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم آج یا کل ایک سال کے لئے رمضان کی عبادت سے تو نکل رہے ہیں لیکن جمعہ کی عبادت سے ایک سال کے لئے نہیں نکل رہے بلکہ اگلا جمعہ بھی اسی طرح ہمارے لئے اہم ہے جس طرح آج کا جمعہ۔ اور جو کمزوریاں اور کمیاں ہمارے اندر ماضی میں تھیں آئندہ کے لئے ان کو دُور کرنے کا ہم عہد کرتے ہیں۔ اگر یہ سوچ ہو گی تو ہم جمعہ کو وداع نہیں کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی برائیوں، اپنی کمزوریوں، اپنی کوتاہیوں اور اپنی سستیوں کو وداع کرتے ہوئے ان سے ہمیشہ کے لئے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔ اور رمضان کی برکات سے بھی فائدہ اٹھانا یہی ہے کہ جن نیکیوں کی ہمیں رمضان میں توفیق ملی ہے ان میں سے اگر اضافہ کرتے ہوئے نہیں تو کم از کم ان پر قائم رہتے ہوئے ہم اگلے رمضان کا استقبال کریں۔

پس نہ ہم یہ سوچ رکھنے والے ہوں کہ ہم نے جمعہ کو وداع کیا، نہ ہم یہ سوچ رکھنے والے ہوں کہ ہم نے رمضان کو وداع کیا، نہ ہمیں یہ خیال آئے کہ ہم نے اپنی عبادتوں کو وداع کیا جن کا لطف رمضان کے دوران ہم نے اٹھایا۔ اگر کبھی یہ سوچ کسی کے دل میں پیدا ہوتی ہے تو وہ اپنے مقصد پیدائش سے دور چلا جاتا ہے اور جو مقصد پیدائش سے دور ہے وہ تقویٰ سے دور ہے اور جو تقویٰ سے دور ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والا نہیں ہو سکتا۔ گویا رمضان میں جو کچھ ہم نے حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اسے خود ہی ہم نے ضائع بھی کر دیا اور جس کامیابی اور اخلاص کا، جس کامیابی اور فلاح کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا اس سے ہم محروم ہو گئے۔ روزے کے بارے میں جو آیات ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے روزے کے حکم اور روزے کے دوسرے احکامات کے بجا لانے کا نتیجہ تقویٰ بتایا ہے۔ پس ہمیں آج اس کے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم نے اس نتیجے کو حاصل کر لیا ہے یا نہیں؟ یا کم از کم ہم نے اس کوشش میں کچھ قدم بڑھائے ہیں کہ نہیں۔ اور کیا یہ عہد کیا ہے کہ ہم نے رمضان میں جو حاصل کیا ہے اس پر ثابت قدم رہنے اور اسے آگے بڑھانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔

حضرت مسیح موعود نے ہمیں تقویٰ اور اس کی باریکیوں کے بارے میں بڑی تفصیل سے سمجھایا ہے۔ ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ ”بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور تمہیں چاہئے کہ بُرے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ“۔ قرآن کریم نے جن کاموں کو بُرا کہا ہے ان کی تفصیل لکھتے جاؤ۔ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا۔ برائیوں سے بچنا تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا۔

پس رمضان کے دنوں میں ہم نے درس بھی سنے۔ اور ہم میں سے بہت سوں نے خود بھی قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کی اور سمجھنے کی کوشش کی۔ بدیوں کا بھی پتا لگا۔ نیکیوں کا بھی پتا چلا اور ابھی نیکیوں کے کرنے کا مرحلہ تو بعد کی بات ہے آپ فرما رہے ہیں کہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی برائیوں کی فہرست بنا کر ان سے بچنے کی کوشش کرو۔ اور برائیوں سے بچنے کی یہ کوشش اور ان سے بچنا انسان کو تقویٰ کے پہلے مرحلے میں لاتا ہے۔

فرمایا کہ بیشک برائیوں سے بچنا اچھی بات ہے لیکن یہ نیکی کا پہلا حصہ ہے۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہے۔ نیکی اس پر ختم نہیں ہو جاتی۔

آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اتنی سی بات نہیں جس سے وہ راضی ہو جاوے۔ بدیوں سے بچنا چاہئے اور اس کے مقابل نیکی کرنی چاہئے۔ اس کے بغیر مخلصی نہیں۔ (اگر نہیں کرو گے تو یہ نہ سمجھ لو کہ بدیوں سے بچ کر ہم نے تقویٰ حاصل کر لیا۔ اس لئے اگر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے تو نیکیاں بجالائے بغیر جان نہیں چھوٹے گی۔ بہرحال کرنی پڑیں گی۔ فرمایا کہ) جو اس پر مغرور ہے کہ وہ بدی نہیں کرتا۔ (بعض لوگوں کو بڑا فخر ہے کہ ہم بدی نہیں کرتے) وہ نادان ہے۔ (دین) انسان کو اس حد تک نہیں پہنچاتا اور چھوڑتا بلکہ وہ دونوں شقیں پوری کرانا چاہتا ہے۔ یعنی بدیوں کو تمام کمال چھوڑ دو۔ (اپنی بدیوں اور برائیوں کو مکمل طور پر چھوڑ دو۔) اور نیکیوں کو پورے اخلاص سے کرو۔ (بدیوں کو مکمل طور پر چھوڑو اور نیکیوں کو پورے اخلاص سے کرو۔ فرمایا کہ) جب تک یہ دونوں باتیں نہ ہوں نجات نہیں ہو سکتی۔

پس یہ رمضان بھی اور جمعہ بھی اور ہماری عبادتیں بھی ہمیں اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئیں کہ ہم نے جہاں تقویٰ کے پہلے مرحلے میں بدیوں کو مکمل طور پر چھوڑنا ہے یا چھوڑا ہے وہاں تقویٰ کے اگلے مرحلے پر چلتے ہوئے تمام نیکیوں کو پورے اخلاص سے ادا کرنا ہے۔

آپ نے ایک جگہ فرمایا یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ نمازوں کی مثلاً مجھے عادت پڑگئی اور نماز پڑھنے کے بعد وہیں (بیت) میں بیٹھ کر ایک دوسرے کی برائیاں شروع کر دیں یا ایسی باتیں کرنے لگ گئے جن کا نیکیوں سے کوئی تعلق نہیں۔ تو یہ تو تم نے پہلا مرحلہ بھی طے نہیں کیا۔

پس جمعہ کے دن جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق قبولیت دعا کی ایک گھڑی ہوتی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے جب قبولیت دعا ہوتی ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ 935)۔ پہلے میں اس کے بارے میں بتا چکا ہوں۔ یہ دعا بھی خاص طور پر ہمیں کرنی چاہئے کہ رمضان ہماری بدیوں سے ہمیں مکمل طور پر نجات دلاتا ہوا اور ہمیں نیکیوں کو پورے اخلاص کے بجالانے کی توفیق دیتا ہوا ہمیں چھوڑے اور ہم حقیقی تقویٰ پر چلنے والے ہوں۔ ہم حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں اور (دینی) تعلیمات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا کر اس خوبصورت تعلیم کو دنیا کو بتائیں کہ یہی دین ہے جو بندے کو زندہ خدا سے ملاتا ہے اور یہی دین ہے جو ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بہترین رنگ میں ہدایت فرماتا ہے اور توجہ دلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مشکلات میں گھرے ہوئے تمام احمدیوں کو بھی ان کی مشکلات سے نکالے اور جو کسی بھی رنگ میں پریشانیوں میں مبتلا ہیں ان کی پریشانیاں ختم ہوں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اُمت (-) کو بھی توفیق دے کہ وہ زمانے کے امام کو مان کر دکھوں اور پریشانیوں سے باہر نکلیں۔ ایک دوسرے پر جو ظلم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ان ظلموں سے روکے اور (دین) اپنی حقیقی شان کے ساتھ ہر مسلمان ملک سے دنیا پر ظاہر ہو۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 119983 میں ادیبہ کنول

بنت وحید احمد اولکھ قوم.... پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملی ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ادیبہ کنول گواہ شد نمبر 1۔ وحید احمد اولکھ ولد محمد مجید احمد اولکھ گواہ شد نمبر 2۔ ضیاء القمر عنایت اللہ ملہی

مسل نمبر 119984 میں نبیل احمد

ولد محمد اسلم بابر قوم.... پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھنگالہ ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نبیل احمد گواہ شد نمبر 1۔ معظم احمد شہزاد ولد نصیر احمد گواہ شد نمبر 2 مبارز احمد ولد نصیر احمد

مسل نمبر 119985 میں آمنہ ارشاد

بنت محمد ارشاد باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ آمنہ ارشاد گواہ شد نمبر 1۔ راجہ محمد عبداللہ خان ولد میاں فیروز الدین گواہ شد نمبر 2۔ نوید احمد خورشید ولد خورشید احمد بشیر

مسل نمبر 119986 میں مبارز احمد

ولد نصیر احمد قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھنگالہ ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مبارز احمد گواہ شد نمبر 1۔ محمد اسلم بابر ولد بشیر احمد گواہ شد نمبر 2۔ نبیل احمد ولد محمد اسلم بابر

مسل نمبر 119987 میں راشدہ رزاق

بنت عبد الرزاق احمد قوم .... پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھوکھر والی ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 نومبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ راشدہ رزاق گواہ شد نمبر 1۔ راشد احمد ولد رزاق احمد گواہ شد نمبر 2۔ عبد الرزاق احمد ولد اللہ دتہ

مسل نمبر 119988 میں عمر احمد طاہر

ولد طاہر احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لوڈھر کرم سنگ ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عمر احمد طاہر گواہ شد نمبر 1۔ نصیر احمد ولد سجاد احمد گواہ شد نمبر 2 معزز احمد ولد محمد اکرم

مسل نمبر 119989 میں مرزا محمد اکمل

ولد مرزا محمد اسلم قوم مغل پیشہ دکاندار عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لدھڑ کرم سنگھ ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جنوری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) پلاٹ 7 مرلہ 7 لاکھ 70 ہزار روپے (2) دوکان 1 مرلہ 25 لاکھ روپے (3) کار 4 لاکھ رپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 25 ہزار ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مرزا محمد اکمل گواہ شد نمبر 1۔ معزز احمد ولد محمد اکرم گواہ شد نمبر 2۔ نصیر احمد ولد سجاد احمد

مسل نمبر 119990 میں محمد عمران

ولد عبد المجید باجوہ قوم جٹ پیشہ غیر ہنر مند مزدوری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مبارک پورہ ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3 ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد۔ محمد عمران گواہ شد نمبر 1۔ عثمان احمد ولد محمد سالک گواہ شد نمبر 2۔ عدیل احمد ولد محمد سالک

مسل نمبر 119991 میں مبارکہ اشفاق

زوجہ اشفاق احمد قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر 50 ہزار (2) زیور 3 تولہ 1 لاکھ 50 ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ مبارکہ اشفاق گواہ شد نمبر 1۔ عبد المجید خاں ولد عبد الحمید خاں گواہ شد نمبر 2۔ عبد العلیم ناصر ولد محمد ممتاز

مسل نمبر 119992 میں حمیرا بانو

زوجہ سعید احمد قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ 30 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر 10 ہزار روپے (2) زیور 1.5 تولہ 75 ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ حمیرا بانو گواہ شد نمبر 1۔ عبد الرؤف ولد نذیر احمد بٹ گواہ شد نمبر 2۔ عبد العلیم ناصر ولد محمد ممتاز

مسل نمبر 119993 میں شاہدہ کوکب

زوجہ ڈاکٹر محمد احمد عبد اللہ قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع و ملک راولپنڈی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 اکتوبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 25 ہزار روپے (2) زیور 2.5 تولہ۔ وقت مجھے مبلغ 3 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ شاہدہ کوکب گواہ شد نمبر 1۔ مبارک انور ندیم ولد بشیر احمد گوندل گواہ شد نمبر 2۔ ڈاکٹر محمد احمد عبد اللہ ولد غلام قادر

مسل نمبر 119994 میں ثمینہ کوثر

زوجہ اجمل خان قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پوڑانوالہ ضلع و ملک گجرات پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 25 ہزار روپے (2) زیور 10 تولہ 5 لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ثمینہ کوثر گواہ شد نمبر 1۔ محمد احمد کشمیری ولد محمد شفیع گواہ شد نمبر 2۔ خادم حسین ولد محمود خان

مسل نمبر 119995 میں فائزہ ریاض

بنت محمد ریاض قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پوڑانوالہ ضلع و ملک گجرات پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ فائزہ ریاض گواہ شد نمبر 1۔ محمد احمد کشمیری ولد محمد شفیع گواہ شد نمبر 2۔ خادم حسین ولد محمود خان

جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک ادویات و دیگر سامان رعایتی قیمت پر

سیل بند پوٹینسی	6x/30	200	1000
20 ایم ایل قطرے	30/-	35/-	40/-
30 ایم ایل قطرے	40/-	45/-	50/-
120 ایم ایل قطرے	100/-	110/-	120/-
30 گرام گولیوں میں	30/-	30/-	30/-
100 گرام گولیوں میں	80/-	80/-	80/-

ہومیو پیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک

0333-9797797 ☆ 0333-9797798

047-6211399 ☆ 047-6212399

اکویٹوس ۔ ایسا شہر جہاں رسائی کیلئے کوئی سڑک نہیں

اکویٹوس (Iquitos) ایمیزون کا ایک اہم ساحلی شہر ہے اور یہ پیرو کا پانچواں سب سے بڑا شہر ہے۔ یہ شہر دریائے ایمیزون Nany اور Itaya کے ساتھ واقع ہے۔ اس شہر کے ایک طرف پانی اور دوسری جانب گھنا جنگل ہے۔ اس شہر تک رسائی کے لئے کوئی سڑک نہیں ہے یہاں پہنچنے کے لئے جہاز استعمال کرنا پڑتا ہے یا پھر کشتیوں کے ذریعے پہنچا جا سکتا ہے جس کے لئے ایک ہفتہ درکار ہوتا ہے اور اس سفر کے دوران گرم اور مرطوب موسم کا مقابلہ بھی کرنا پڑتا ہے۔ اس شہر کی آبادی 4 لاکھ 22 ہزار افراد پر مشتمل ہے اور یہ دنیا کا سب سے بڑا ایسا شہر ہے جہاں تک رسائی کے لئے کوئی سڑک موجود نہیں۔ اس علاقے میں ہزاروں سال تک خانہ بدوش شکاری مختصر مدت کے لئے دریا کے کنارے آ کر آباد ہوتے رہے اور ان کی یہ رہائش موسم کے اعتبار سے ہوا کرتی تھی۔ یہ سب کچھ اس وقت تک رہا جب تک کہ یورپی لوگ یہاں نہیں پہنچے اور انہوں نے یہاں تینوں دریاؤں کے گرد مقامی لوگوں کو آباد کیا۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ شہر Jesuit مشنریز نے 18 ویں صدی میں دریافت کیا جبکہ بعض کے نزدیک یہ دعویٰ درست نہیں ہے۔

لیکن ایک بات حقیقت ہے کہ یہ شہر آباد کاروں کو اس وقت تک متاثر کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا جب تک کہ 19 ویں صدی کے آغاز میں یہاں سے ربڑ دریافت نہیں ہو گیا۔ ربڑ کی دریافت کے بعد ہزاروں کی تعداد میں لوگ یہاں آ کر آباد ہونے لگے۔ اس چیز نے آٹو موبائل اور اس سے متعلقہ صنعتوں میں اضافہ کیا۔

متعدد یورپی باشندوں نے یہاں کی مقامی خواتین سے شادی کی اور اپنی باقی زندگی اسی جگہ گزاری اور یوں بہت سے نسلی مخلوط خاندان وجود میں آئے۔ تارکین وطن ہی اس شہر میں یورپی طرز لباس، میوزک، تعمیرات اور دیگر ثقافتی عنصر لانے کا باعث بنے اور دوسری جانب یہ شہر ربڑ کی صنعت اور اس کے عروج کی وجہ سے ایک امیر ترین شہر بن گیا۔ سال 1912ء کے بعد ربڑ کی پیداوار میں کمی واقع ہونے لگی اور شہر کی آبادی بھی کم ہونے لگی اور اس شہر میں اب بھی ربڑ کی کئی نشانیاں دیکھی جا سکتی ہیں۔ جیسے کہ اطالوی طرز کے محلوں میں موزائیک ٹائلز اور دریا کی اطراف میں چلنے کے لئے بنائے گئے راستے ہیں۔

اس شہر کے بڑے گھر اب یہاں کے اچھے دنوں کی یادگاروں کی چمک کم کر رہے ہیں۔ یہاں کا شانتی ٹاؤن ایک ایسا مقام ہے جہاں لوگ لکڑیوں کے گھر میں رہتے ہیں جو کہ دریا کے کنارے آباد ہیں۔ ان میں سے بعض گھر بانسوں پر کھڑے ہیں جبکہ کچھ بہتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور انہیں رسی کی مدد سے ڈنڈوں کے ساتھ اس وقت باندھ دیا جاتا ہے، جب دریا 6 میٹر یا اس سے زائد اونچا ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اس شہر تک رسائی کے لئے کوئی سڑک نہیں ہے لیکن یہ شہر گاڑیوں کے بغیر بھی نہیں ہے اور یہاں سواری کے لئے موٹر سائیکل اور موٹر کار استعمال کی جاتی ہیں۔ سال 2012ء میں 2 لاکھ 50 ہزار سیاحوں نے اس شہر کا دورہ کیا اور اس شہر کے تین جانب پانی اور ایک جانب جنگل سے گھرا ہونا سیاحوں کیلئے کشش کا باعث ہے۔

(www.dailypakisatn.com)

☆............☆............☆

درخواست دعا

۞ جماعت کے دیرینہ خادم محترم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب مربی سلسلہ و سابق استاد جامعہ احمدیہ بیمار ہیں۔ انتہائی نقاہت اور کمزوری ہو گئی ہے۔ حالت تشویشناک ہے ان کی کامل صحت یابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

۞ محترم ماسٹر محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب کی طبیعت ہفتہ عشرہ سے خراب ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اس نافع الناس وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

۞ مکرم کریم احمد صاحب دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ مکرمہ آصفہ طاہر صاحبہ بنت مکرم میاں حسام الدین صاحب ایڈووکیٹ مردان عارضہ قلب میں مبتلا ہیں۔ ان کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم شبیر احمد جاوید صاحب دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسارہ کے بڑے بھائی مکرم شیخ ادریس احمد صاحب گزشتہ اڑھائی ماہ سے معدہ کی تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں۔ راولپنڈی کے ہسپتال میں داخل ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع و غروب یکم ستمبر

طلوع فجر	4:19
طلوع آفتاب	5:41
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	6:36

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

یکم ستمبر 2015ء

6:15 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ یوکے 2015ء سے افتتاحی خطاب
9:50 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال و جواب 3 مئی 1985ء (انگریزی زبان میں)
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28۔ اگست 2015ء (سندھی ترجمہ)

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود (ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

عید سیل میلہ
یکم ستمبر سے
لیڈیز فینسی ورائٹی + کالج پمپس Rs.350/-
نیز لیڈیز برقعہ / کوٹ بھی دستیاب ہے
رشید بوٹ ہاؤس
047-6213835 گولبازار ربوہ

سیل۔ سیل۔ سیل
لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی
سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

FR-10

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ہوزری کی دنیا میں بلند مقام ہے
لائل پور، فیصل آباد کا پرانا نام ہے
لائل پور ہوزری سٹور
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
0412619421: طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں
میاں آٹو ورکشاپ
تمام گاڑیوں کا آٹو مکینیکل + الیکٹریشن + ڈینٹنگ + پینٹنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے
پروپرائٹر: منصور احمد 0335-1172278
ریلوے روڈ ربوہ

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
H2-278 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
سیل۔ سیل۔ سیل
047-6213961: ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
Education Concern (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

ضرورت اساتذہ
☆ سکول میں خواتین اساتذہ کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔
☆ خواہشمند خواتین مکمل کوائف اور صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ درخواست جمع کروائیں۔
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
6212034-6214434